بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

القراٰن والمھدیؑ امامنا اٰمنّا و صَدّقنا

قرآن اور مہدیؑ مہدویوں کے امام ہیں سب مہدویوں نے قرآن اور مہدیؑ پر ایمان لایا اور ان کی تصدیق کی

الحمد للّٰہ منة

الحجة

مولفہ

حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ قاسم مجتہد گروہ مُصدقانِ امام مہدیِ موعود خلیفة اللہ علیہ السلام

مترجم

(باہتمام)

دارالاشاعت کتب سلف الصالحین

المعروف بہ جمعیة مہدویہ۔ دائرہ زمستان پور مشیرآباد حیدرآباد، دکن

۱۳۹۴ ہجری

www.khalifatullahmehdi.info

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحجة

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے نبی محمود آخر الزماں رسولؐ کی زبان سے اپنے ولی مہدی موعودؑ کی بعثت کا وعدہ کیا، درود نازل کرے اللہ قیامت تک ان دونوں پر اور ان کی آل اشرف اور ان لوگوں پر جنھوں نے خدائے تعالیٰ کے دیدار کی طلب کے ساتھ ان دونوں کی پیروی کی، لیکن حمد وصلوٰۃ کے بعد معلوم ہو کہ اس رسالہ کو سید قاسمؒ ابن حضرت مغفور سید یوسفؒ (سیراب کرے اللہ اُن کی خاک نمناک کو (اپنی رحمت سے) اور انکا ٹھکانہ بنائے جنت کو) تصنیف کیا ہے۔

پہلی فصل امام مہدی آخر الزماں علیہ السلام کے مقام ظہور اور آپؑ کے حسب ونسب کے بیان میں، عقد الدور میں کہا ہے کہ مہدی حسین ابن علیؓ کی اولاد سے ہے اس کا مقام ولادت کابل میں ہوگا یا ہند میں پھر قصد کریگا مکہ کا پس تجاوز کرے گا مکہ سے آخر حدیث تک اور لایا ہے احمد بیہقی نے شعب الایمان میں دلائل بنوت کی فصل میں ثوبان ثوریؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب دیکھو تم کالی جھنڈیوں کو جو آئی ہوں خراسان کی طرف سے پس آؤ تم ان کے پاس کیوں کہ ان میں اللہ کا خلیفہ مہدیؑ ہے اور نیز ثوبان ثوریؓ سے دوسری روایت ہے جب ظاہر ہوں کالی جھنڈیاں مشرق کی جانب سے تو بیعت کرو تم اُس سے کیونکہ اس میں اللہ کا خلیفہ مہدیؑ ہے اور دوسری روایت قول نبی علیہ السلام کا ہے کہ جب تم دیکھو کالی جھنڈیوں کو کہ وہ آئی ہیں خراسان کی جانب سے تو بیعت کرو تم اس سے اگر چہ رینگنا پڑے برف پر، کیونکہ اس میں اللہ کا خلیفہ مہدیؑ ہے لایا ہے اس کو کرام عبدالملک نے اپنے رسالہ میں، اور نیز روایت کی ہے امام بیہقی نے شعب الایمان میں کہ مہدیؑ کی پیدائش کی جگہ ہند مشرق میں ہے وہ حسینؓ کی اولاد سے ہوگا۔ سند سے بیان کیا ہے اس کو امام حافظ ابوعبداللہ نعیم بن حماد اور حافظ ابو القاسم طبرانی نے اور اس میں دوسری روایت یہ ہے کہ مہدیؑ کی پیدائش کا مقام ہند میں ہے یا کابل میں ہے اور روایت کی گئی ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ظاہر ہوگا مہدیؑ امام حُسینؓ کی اولاد سے مشرق کی جانب سے اور آئے ہیں فتوحات مکی میں حضرت علیؓ کے شعر:۔

سنو بے شک خاتم الاولیاء موجود ہونے والا ہے جب کہ امام العارفین کا وجود نہ رہے۔

وہ سید مہدیؑ ہے جو آل احمدؐ سے ہوگا، وہ ہندی تلوار ہے جس وقت کہ مٹائے گا (بدعتوں اور گمراہیوں کو) وہ آفتاب ہے جو ہر تاریکی اور اندھیرے کو دور کر دیتا ہے وہ موٹے بوندوں والی موسمی بارش ہے اپنی فیض رسانی میں۔ اور نیز اس میں (فتوحات مکی میں) مہدیؑ کی تعریف ذکر کی گئی ہے کہ جب نکلے گا یہ امام مہدیؑ تو اس کا کھلا دشمن نہیں رہے گا خصوصاً سوائے

فقہاء کے کیوں کہ ان کی ریاست باقی نہیں رہے گی۔الخ

دوسری فصل ظہور مہدی علیہ السلام کے زمانے کے بیان میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہا جو میں جانتا ہوں، رسول اللہ ﷺ سے یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا اللہ بھیجے گا اس اُمّت کے لئے ہر صدی کے راس پر ایک ایسے شخص کو جو تجدید کرے گا اس اُمّت کے لئے اس کے دین کی، اور اسی طرح فرمایا ولی کامل سید محمد گیسودرازؒ نے اپنے ملفوظ میں اور کہا گیا ہے حضرت شاہ یداللہؒ کے ملفوظ میں کہ خبر دی ہے نبی ﷺ نے اس بات کی کہ ہوگا میری اُمّت سے ہر صدی کے راس پر وہ شخص جو تجدید کرے گا دین کی اور دسویں صدی میں نہیں ہوگا سوائے مہدیؑ کے اور فرمایا نبی علیہ السلام نے (یہ روایت بھی اسی ملفوظ کی ہے) نکلے گا میری اُمّت سے مہدیؑ ہر صدی کے راس پر ان میں سے نو لغوی ہیں اور دسواں موعود ہے جو اس پر ایمان لایا، وہ مجھ پر ایمان لایا جو اس سے کفر کیا وہ مجھ سے کفر کیا، اور اتفاق کیا ہے اصحاب تواریخ نے جو شخص ہوگا ایسا بہ نسبت ہمارے رسول ﷺ کے تمام انبیاء میں بلکہ اُن سے بھی بڑا درجہ میں اور وہ دسویں صدی ہجری میں ہے وہی مہدیؑ ہے، اس لئے کہ وہ ہمارے نبی علیہ السلام کی ولایت کا خاتم ہے اور بغوی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ وہ نوسو ہجری کے بعد ہوگا جیسا کہ تبنیہ التحر زوغیرہ کتب میں ذکر کیا گیا ہے اور طبری نے روایت کی ہے کہ وہ ۹۰۵ھ پر ہوگا اور ارطاۃ سے روایت کی گئی کہا نبی علیہ السلام سے مجھے خبر پہنچی ہے کہ مہدیؑ اولاد فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ سے ہیں زندہ رہیں گے پانچ برس پھر مریں گے اپنے بچھونے پر اور نکلے گا ایک مرد اولاد فاطمہؓ سے سیرت مہدیؑ پر اس کی بقا بیس برس ہے پھر وہ مریگا شہید ہوکر ہتیاروں سے یہ حدیث رسالۂ برہان المہدی کے باب ثانی میں ہے۔ ترمذی نے صند سے بیان کیا ہے اور لایا ہے نعیم بن حماد نے اپنی کتاب فتن میں اور دوسری روایت سے ارطاۃ کے کہا کہ پہنچی ہے مجھے یہ خبر مہدیؑ زندہ رہے گا چالیس برس اور پھر مرے گا اپنے بچھونے پر، نکلے گا ایک مرد قحطان سے سیرت مہدی علیہ السلام پر جس کے دونوں کانوں میں چھید ہوں گے، بقا اُس کی بیس برس ہوگی پھر مرے گا وہ ہتیاروں سے شہید ہوکر۔

تیسری فصل مہدی اور عیسیٰ علیہم السلام کے نہ ملنے کے بیان میں تفسیر مدارک میں اللہ تعالیٰ کے قول اذ قال اللہ یا عیسیٰ الخ (جب کہ کہا اللہ نے اے عیسیٰ میں تجھے تجاوز کرنے والا نوں اور تجھے اٹھانے والا ہوں) کے تحت آنحضرتؐ کا قول ہے کیف تھلک امة کیسے ہلاک ہوگی وہ اُمت کہ میں اس کے اول میں ہوں اور عیسیٰؑ اس کے آخر میں ہیں اور مہدیؑ میری اہل بیت سے اس کے درمیان ہے اسی طرح عقد الدرر میں ہے اور معنی میں ہے ایک روایت میں کہا نبی علیہ السلام نے کیسے ہلاک ہوگی وہ اُمت کہ میں اس کے اوّل میں ہوں اور مہدیؑ اسکے درمیان ہے اور مسیحؑ اس کے آخر میں ہے لیکن ان دونوں کے درمیان کجرو گروہ ہیں نہ وہ مجھ سے ہیں اور نہ میں ان سے ہوں، اسی طرح مشکوٰۃ میں ہے اور لایا ہے سنن

میں ابوداؤد کے کیسے ہلاک ہوگی وہ اُمت کہ میں اس کے پہلے حصّہ میں ہوں اور عیسیٰؑ اس کے آخر حصّہ میں ہے اور مہدیؑ میری اہل بیت سے اس کے درمیان ہے اور مہدیؑ و عیسیٰؑ کے درمیان فیج اعوج ہے یعنی زمانہ طویل ہوگا اور اس زمانہ میں کجرو گروہ ہوں گے اسی طرح طیبی میں ہے اور شرح صحیح مسلم میں ہے جس کا نام مدار الفضلا ہے فرمایا نبی ﷺ نے کہ اتر ینگے عیسیٰؑ خلیفہ ہوکر میری اُمت پر اور نیز آیا ہے قول نبی ﷺ میں کہ اس میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اور مسلم سے ابوہریرہؓ کی روایت سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب بیعت کئے جائیں دو خلیفے تو قتل کروان دونوں میں سے دوسرے کو اس حال میں کہ انکی امامت پر اتفاق ہو، اور کہا ہے عیقدہ حافظیہ میں قائم کرنا دو اماموں کا ایک زمانہ میں جائز نہیں ہے اس سے بعض رنض کو اختلاف ہے تصریح کی ہے امام سعید الدین تفتازانیؒ نے شرح مقاصد میں وہ یہ کہ جو کہا جاتا ہے کہ عیسیٰؑ اقتداء کرینگے مہدیؑ کی یا مہدیؑ اقتداء کرینگے عیسیٰؑ کی، ایک ایسی چیز ہے کہ اس کیلئے کوئی سند نہیں ہے پس نہ چاہیئے کہ بھروسہ کیا جائے اس پر انتہیٰ اور کہا شیخ نجیب الدین واعظ دہلوی نے اپنی کتاب موسوم بمبد الفضلاء میں کہ رجوع کیا تفتازانی نے اپنے قول سے جو کہا تھا شرح عقائد میں اور وہ قول اس کا ہے جو کہا جاتا ہے کہ عیسیٰؑ اقتداء کریں گے مہدیؑ کی یا بالعکس ایک ایسی چیز ہے کہ نہیں ہے سند اس کیلئے پس نہ چاہیئے کہ بھروسہ کیا جائے اس پر پس قول اسکا فمایال (یہ ظاہر کررہا ہے کہ) احتراز کیا ہے، اس سے جو اس نے کہا شرح عقائد میں کہ مہدی نماز پڑھیں گے عیسیٰ کے پیچھے (کیونکہ اس نے) پھر رجوع کرلیا اپنے اس قول سے اور کہا **فمایقال** الخ پھر وہ منع کرتا ہے، مہدی اور عیسیٰ علیہم السلام کے جمع ہونے کو کیونکہ اگر وہ جمع ہونگے تو ضرور ہوگی اقتداء ان دونوں میں سے کسی ایک کی اور ان دونو کا جمع ہونا تو منع کیا جاچکا ہے (حدیث سے) پس اس سے معلوم ہوا کہ جو احادیث کہ عیسیٰ و مہدی علیہم السلام کے جمع ہونے اور ان دونوں میں سے ایک دوسرے کی اقتداء کرنے میں واقع ہوئی ہیں، ان کی اسناد سلف کے پاس صحیح نہیں ہے بلکہ اکثر ان میں کے شیعہ کے گھڑے ہوئے ہیں۔

چوتھی فصل ان حدیثوں اور روایتوں کے بیان میں جو امامؑ کی نعت اور آپؑ کے احوال کی معرفت اور آپؑ پر ایمان لانے کے اور آپؑ کے انکار کے تکفیر کے بیان میں ہیں کہا ابواسحاق نے فرمایا علیؓ نے جب دیکھا اپنے بیٹے حسنؓ کو پس فرمایا تحقیق یہ میرا بیٹا سید ہے جیسا کہ نام رکھا اس کا رسول ﷺ نے اور قریب میں نکالے گا اللہ اُس کی صلب سے ایک مرد کو جس کا نام تمہارے نبی ﷺ کے نام کے موافق ہوگا مشابہ ہوگا وہ خُلق میں اور نہیں مشابہ ہوگا پیدائش میں بھرے گا زمین کو عدل و انصاف سے سند سے بیان کیا اس کو امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں اور امام ابوعیسیٰ ترمذی نے اپنی جامع میں امام ابوعبدالرحمٰن نیساپوری نے اپنی سنن میں اور روایت کی گئی ہے ابوسعید مولیٰ بن عباسؓ کی روایت سے کہا سنا میں نے ابن عباسؓ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بیشک میں امید رکھتا ہوں اس بات کی کہ نہیں جائیں گے (نہیں ختم ہوں گے) دن اور رات یہاں

تک کہ بھیجے گا اللہ ہم اہل بیت سے ایک نوجوان کو جس کو نہ زمانے کے فتنے آئے ہوں گے نہ وہ فتنوں میں پڑا ہوگا۔

اس امت کے امر کو قایم کریگا جیسا کہ ابتدا کی گئی ہے اس امر کی ہم سے میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ ختم کرے گا اس امر کو ہم ہی سے سند سے بیان کیا اس کو حافظ ابو بکر بیہقی نے بعث دانشور میں اور روایت کی گئی ہے جابر ابن عبداللہؓ کی روایت سے کہا داخل ہوا ایک آدمی ابو جعفر محمد بن علیؑ کے پاس پس کہا آپ سے لیجئے مجھ سے اس پانچ سو درم کو پس بیشک وہ میرے مال کی زکوٰۃ ہے پس فرمایا اسکو ابو جعفر نے تو خود اسکو لے لے اور انکو صرف کر اپنے اہل اسلام پڑوسیوں مسکینوں اور اپنے مسلمان بھائیوں میں پھر جب قائم ہوگا ہمارا مہدیؑ اہل بیت تو تقسیم کریگا سویت کے ساتھ اور عدل کریگا رعیت میں پس جس نے اسکی اطاعت کی اللہ کی اطاعت کی اور جس نے اسکی نافرمانی کی پس اس نے اللہ کی نافرمانی کی، سند سے بیان کیا اسکو امام ابو عبد اللہ نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں، روایت کی گئی ہے جابرؓ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک حج میں عرفہ کے دن اور آپؐ اپنی ناقہ قصوصی پر خطبہ پڑھ رہے تھے پس میں نے اس خطبہ کو سنا فرمار ہے تھے اے لوگوں میں نے چھوڑی ہے تم میں وہ چیز اگر تم اسکو پکڑے رہو، اسکی پیروی کرو تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے میرے بعد وہ چیز اللہ کی کتاب اور میری عترت اہل بیت ہے۔

زید ابن ارقمؓ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بیشک میں چھوڑنیوالا ہوں تم میں ایسی چیز اگر تم اس سے دلیل لوگے (اپنی ہر فعل واعتقاد پر) تو ہرگز گمراہ نہ ہونگے میرے بعد ان دونوں میں سے ایک زیادہ بڑی ہے، دوسری سے کتاب اللہ پھیلی ہوئی رسی ہے، آسمان سے زمین تک اور دوسری میرا فرزند (مہدیؑ) میرا اہل بیت ہے اور یہ دونوں (قرآن اور مہدیؑ) ہمیشہ ہرگز جدا نہ ہونگے یہاں تک کہ آئیں گے حوض کوثر پر غور کرو کہ تم اُن دونوں میں کیونکر خلیفہ ہوتے ہو (یعنے میرے بعد تم انھیں کس طرح مانتے ہو، اچھی طرح یا بری طرح) اور مسلم سے زید ابن ارقمؓ کی روایت سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لیکن بعد حمد وصلوٰۃ کے اے لوگو! آگاہ ہو، سوائے اس کے نہیں کہ میں بشر ہوں تمہارے مانند قریب ہے کہ آئے گا میرے پاس میرے رب کا رسول (ملک الموت) میں اس کی دعوت کو قبول کروں گا اور میں تم میں دو نفیس اور اچھی چیزوں کو چھوڑ کر جارہا ہوں، ان دونوں میں سے پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے پس لے لو تم اللہ کی کتاب کو اور پکڑے رہو، اسکو اور میری اہل بیت کو میں تمہیں اپنی اہل بیت میں خدا کو یاد دلاتا ہوں میں تمہیں اپنی اہل بیت میں خدا کو یاد دلاتا ہوں، اور روایت کی گئی ہے علی سے کہا کہا میں نے یا رسول اللہ ﷺ مہدیؑ ہم سے ہوگا یا ہمارے غیر سے تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مہدیؑ ہمارے غیر سے نہ ہوگا بلکہ ہم سے ہوگا ختم کرے گا اللہ اس سے دین کو جیسا کہ ابتداء کیا اسکی ہم سے یعنے ظاہر کریگا اسکو پورا ظاہر کرنا اسکے زمانہ میں اور پہنچائے گا اسکے اصحاب کو مقربوں اور صدیقوں کے درجوں میں پس وہ لوگ مشاہدہ والے معائنہ والے اور مکالمہ والے ہونگے لیکن نہیں پہچانے گا انکو کوئی سوائے اللہ اور اسکے اولیاء کے جیسا کہ فرمایا اللہ نے میرے

اولیاء میری قبا کے نیچے ہیں انکو میرا غیر نہیں پہچانیگا سند سے بیان کیا اس حدیث کو حافظوں کی ایک جماعت نے اپنی کتابوں میں جن میں سے ابوالقاسم طبرانی اور ابونعیم اصفہانی اور عبدالرحمٰن بن حاتم اور ابوعبداللہ نعیم بن حماد وغیرہ ہیں اور فرمایا نبی علیہ السلام نے ظاہر ہوگی آخری زمانہ میں ایک قوم میں اس سے ہوں اور وہ مجھ سے ہے اور بیشک انکے عام لوگ خدا کے دوست ہیں کہا ایک مرد نے یارسول اللہ ﷺ انکی علامت کیا ہے تو فرمایا علیہ السلام نے وہ ایسے لوگ ہوں گے جن میں علم ظاہری کی کثرت نہ ہوگی اور انکے پاس بہت سی کتابیں نہیں ہونگی اور وہ سیکھیں گے قرآن کو باوجود اپنے کبیر سنی کے اور ایمان کی حلاوت کے ذریعہ اسکی تعلیم پائیں گے اور سنت ثابت رہے گی ان کے دلوں میں اونچے پہاڑوں کی طرح بھیجے گا۔ اللہ ان کو خوشخبری کے ساتھ اور راضی رکھے گا ان کو اس حالت میں جس میں کہ وہ ہیں اور حشر کرے گا انکا انبیاء کے زمرہ میں اور رزق دیگا بندوں کو انکے طفیل سے اور اٹھا دیگا بلا کو انکی برکت سے یہ ذکر کیا گیا ہے مفتاح النجات اور سراج السائرین میں، اور کہا مظہر شرع مصٰبیح میں بینا لوگ آخرت کی رغبت رکھنے والے دنیا کو چھوڑنے والے ہیں ہر روز ایک دن کی قوت پر قناعت کرتے ہیں اور کبھی مال کو جمع کر کے نہیں رکھتے ہیں انتہی اور متوکلین کی ایک جماعت اسی صفت کی پائی گئی ہر زمانے میں لیکن مہدیؑ کے زمانہ کے سوا دوسرے زمانوں میں اس صفت سے عام لوگ موصوف نہیں ہوئے، اور تفسیر نیساپوری مین اللہ تعالیٰ کے قول **فسوف یاتی اللہ بقوم** (پس قریب میں لائے گا اللہ ایک قوم کو) کے تحت ذکر کیا گیا ہے کہ اس قوم سے شاید مہدیؑ کی قوم مراد ہے اور عوارف میں ذکر کیا گیا ہے نہیں ہے کوئی آیت مگر اسکے لئے ایک قوم ہے جو قریب مین اس آیت کا معنیٰ جانیں گے، کہا صاحب زوارف شارح عوارف مولانا علی پیرو نے پس اس سے سمجھا جاتا ہے کہ بعض معانی صحابہؓ کے دل میں نہیں گذرے اور گذریں گے وہ بعض مشائخین خصوصاً اصحاب مہدی علیہ السلام کے دلوں میں اور روایت کی گئی ہے۔ کعب احبار سے کہ انھوں نے کہا بیشک میں البتہ پاتا ہوں مہدیؑ کو لکھا ہوا انبیاء علیہم السلام کی کتابوں میں نہیں ہے اس کے حکم میں ظلم اور نہ عیب سند سے بیان کیا اسکو امام ابوعمرو مقری نے اپنی سنن میں اور حافظ ابوعبداللہ نعیم بن حماد نے اور سالم المثل سے مروی ہے کہا سنا میں نے ابوجعفر محمد بن علی سے فرماتے تھے دیکھا موسیٰؑ نے اپنے پہلے سفر میں (پہلی کتاب میں) اس چیز کو جو دیئے جارہے ہیں قائم آل محمد ﷺ (مہدیؑ) پس کہا اے اللہ تو بنا دے مجھے قایم آل محمد ﷺ پس آپؑ سے کہا گیا کہ وہ تو احمد کی اولاد سے ہوگا پس دیکھا آپؑ نے سفر ثانی میں پس پایا اس میں مثل اسی کے پس کہا مثل اُسی کے پھر نظر کیا سفر ثالث میں پس دیکھا مثل اسی کے پس کہا مثل اسی کے پس کہا گیا آپؑ سے مثل اسی کے یہ روایت عقد الدرر کے تیسرے باب سے نقل کی گئی ہے اور علی ابن ہزیلی کی روایت سے اور وہ اپنے باپ کی روایت سے کہا داخل ہوا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپؐ اس حالت میں تھے جس حالت میں کہ آپؐ کی روح مبارک قبض کی گئی پس کیا دیکھتا ہوں کہ بی بی فاطمہؓ آپؐ کے سرہانے ہیں اور حدیث

طویل ہے،اس حدیث کے آخر میں ذکر کیا گیا ہے اے فاطمہؓ قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے بھیجا حق کے اس اُمت کا مہدیؑ اسی سے ہے (فاطمہؓ سے ہے) جب کہ ہو جائیگی دنیا غال غول اور فتنے ظاہر ہو جائیں گے اور استے کٹ جائیں گے، ایک دوسرے پر لوٹ مار کریں گے نہ بڑا چھوٹے پر رحم کرے گا اور نہ چھوٹا بڑے کی عزت کریگا پس بھیجے گا ایسے وقت میں اللہ اس امت میں سے اس شخص کو جو فتح کرے گا گمراہی کے قلعوں کو اور بند دلوں کو قائم کرے گا دین کو آخر زمانہ میں جیسا کہ قائم کیا میں نے اس کو اوّل زمانہ میں سند سے بیان کیا اس کو حافظ ابونعیم اصفہانی نے اور روایت کی گئی ہے کعب احبار سے کہا کہ مہدیؑ مراقبہ کرنے والا ہے خاص خدا کے لئے مانند سر جھکائے رہنے طائر کے اپنے دونوں پروں میں، روایت کیا اس کی امام ابومحمد حسین نے اپنی کتاب مصابیح میں اور سند سے بیان کیا اس کو امام ابوعبداللہ نعیم بن حماد نے اور روایت کی گئی ہے حارث ابن مغیرہ بصری کی روایت سے کہا میں نے ابوعبداللہ حسن ابن علیؓ سے کہا کس چیز سے پہچانا جائے گا امام مہدیؑ تو فرمایا سکون اور وقار سے، پس میں نے کہا اور کس چیز سے تو کہا حلال وحرام کی معرفت سے اور محتاج الیہ ہونے سے لوگوں کے اور نہیں محتاج ہوگا وہ کسی کا، اور روایت کی گئی ہے عبداللہ حسین ابن علیؓ سے آپؑ نے فرمایا اگر قائم ہوگا مہدیؑ تو لوگ اس سے انکار کرینگے کیونکہ وہ رجوع ہوگا ان کی طرف اس حال میں کہ جوان [1] ہے توفیق دیا ہوا ہے کیونکہ بڑی بلا یہ ہے کہ وہ نکلے گا انکی طرف اس حال میں کہ جوان ہوگا اور سمجھیں گے کہ وہ ہوگا بہت بوڑھا اور ذکر کیا گیا ہے مظہر شرح مصابیح میں کہا نبی علیہ السلام نے مہدیؑ مرد عزیز ہے نہیں پہچانیں گے اُسکو مگر عارفین، اور کہا ابن سیرینؒ نے مہدیؑ کی تعریف میں وہ افضل ہوگا بعض انبیاء سے اور مساوی ہوگا ہمارے نبی ﷺ کے سند سے بیان کیا اسکو حافظ ابوعبداللہ نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں اور روایت کی گئی ہے حذیفہؓ کی روایت سے فرمایا نبی ﷺ نے اگر نہ باقی رہے دنیا سے مگر ایک دن تو البتہ مبعوث کرے گا اللہ اس میں ایک مرد کو میری اہل بیت سے اس کا نام میرا نام ہے اور اس کا خلق میرا خُلق ہے سند سے بیان کیا اسکو نعیم بن حماد نے اور روایت کی گئی ہے عبداللہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں ختم ہوگی دنیا یہاں تک کہ والی ہوگا میری اُمت کا ایک مرد میری اہل بیت سے موافق ہوگا اس کا نام میرے نام سے اور دوسری روایت میں ہے اگر نہ باقی رہے دنیا سے مگر ایک دن البتہ دراز کرے گا اللہ اس دِن کو یہاں تک کہ مبعوث کرے گا اللہ اس میں ایک مرد کو میری اہل بیت سے موافق ہوگا اس کا نام میرے نام سے اور اسکے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہے اور اسکی کنیت میری کنیت ہے بھرے گا وہ زمین کو عدل اور انصاف سے جیسا

[1] ابو منصور عبدالملک بن محمد الثعلبی نے جن کی وفات ۴۳۰ھ میں ہوئی اپنی کتاب فقہ اللغت: سر العربیہ میں لکھا ہے جب تک آدمی تیس اور چالیس برس کے درمیان رہتا ہے اُسکو شاب کہتے ہیں اور چالیس کے بعد ساٹھ برس پورے ہونے تک اسکو کہل کہتے ہیں اور حضرت مہدیؑ نے چالیس سال کی عمر شریف میں دعوت شروع فرمائی۔ یعنے باعتبار عقل وفراست وعلم ودانش وبینش مہدیؑ کو بہت بوڑھا سمجھیں گے۔

کہ بھری ہوگی جور وظلم سے اور روایت کی گئی ہے طاؤسؒ سے کہا مہدیؑ کی علامت یہ ہے کہ وہ حکام کے مقابلہ میں سخت ہوگا اور مسکینوں پر مہربان ہوگا اور روایت کی گئی ہے عبداللہ ابن عطا سے کہا میں نے ابو جعفر محمد بن علیؓ سے پوچھا اور میں نے کہا کہ جب مہدیؑ ظاہر ہوگا تو کس سیرت پر ہوگا تو فرمایا اپنے ماقبل کی چیزوں کو گرادے گا جیسا کہ کئے تھے رسول اللہ ﷺ اور اسلام کو از سر نو تازہ کرے گا، اسی طرح عقد الدرر میں ہے یعنے بدعتوں کو گرادے گا اور مجتہدین عملیات واعتقادیات میں جو کچھ خطا کئے ہوں گے ان کو بھی گرادے گا اور روایت کی گئی ہے علیؓ ابن ابی طالب کی روایت سے قصہ میں مہدیؑ کے فرمایا اور نہیں چھوڑے گا کسی بدعت کو مگر زائل کرے گا اس کو اور نہیں چھوڑے گا کسی سنت کو مگر قائم کرے گا اسکو اسی طرح عقد الدرر میں ہے اور ذکر کیا گیا ہے فتوحات مکی میں فرمایا نبی علیہ السلام نے مہدیؑ مجھ سے ہے روشن پیشانی والا، اونچی ناک والا، پیوستہ ابرو والا بے شک وہ میرے نقش قدم پر چلے گا خطا نہیں کریگا نیز کہا اسی میں (فتوحات مکی میں) اور جب حکم کرے گا مہدیؑ ان کے عمل کے خلاف تو وہ لوگ سمجھیں گے کہ وہ گمراہ ہے اس حکم میں کیوں کہ وہ لوگ اعتقاد کرینگے کہ اجتہاد کا زمانہ ختم ہوگیا ہے اور یہ کہ ان کے اماموں کے بعد کوئی ایسا نہیں پایا جائے گا کہ اسکے لئے اجتہاد کا درجہ ہو، اور اگر یہ بات ہوتی کہ اللہ کی تلوار اسکے ہاتھ میں نہ ہوتی تو فقہا اس کے قتل کا فتویٰ دیتے اگر مہدیؑ صاحب مال یا صاحبِ سلطنت ہوتا تو فقہا مال کے حرص اور اس کی سلطنت کے خوف سے اس کے مطیع ہوجاتے، اور تفسیر مدارک میں کہا ہے تحت قول اللہ تعالیٰ کے **وجعلنا بعضکم لبعض فتنة** اور ہم نے بنایا بعض کو تم میں سے بعض کے لئے فتنہ یعنے اے محمدؐ بنایا ہم نے تجھ کو فتنہ ان کے لئے کیونکہ اگر تیرے پاس باغات اور خزانے ہوتے تو انکی اطاعت تیرے لئے دنیا کی خاطر ہوتی، اور دنیا ملنے کے لئے ہوتی اور ہم نے تجھ کو فقیر بنا کر اس لئے بھیجا تاکہ جو شخص تیری اطاعت کرے تو اس کی اطاعت خالص ہمارے لئے ہو، اور قرطبی نے کہا ہے اور اخبار متواتر آئی ہیں، اور پھیل گئی ہیں کثرت روایت کی وجہ سے نبی ﷺ نے مہدیؑ کا انکار کیا پس تحقیق کہ وہ کافر ہوگیا یہ حدیث مذکور ہے طبقات الفقہا میں، اور فرمایا نبی ﷺ نے جس نے انکار کیا مہدیؑ کے خروج کا تو وہ کافر ہوگیا اس چیز کا جو اتاری گئی محمد ﷺ پر اور جس نے انکار کیا نزول عیسیٰؑ کا تو وہ کافر ہوگیا اور جس نے انکار کیا خروجِ دجال کا تو کافر ہوگیا یہی حدیثیں مذکور ہیں فصل الخطاب میں اور لایا ہے ابو بکر اسکاف نے فوائد اخبار میں جس نے جھٹلایا مہدیؑ کو کافر ہوگیا اور اسی طرح لایا ہے امام ابو القاسم سہیلی نے اور تفسیر دیلمی میں ہے تحت قول اللہ تعالیٰ کے **افمن کان علی بینة من ربه** الخ پس کیا جو اپنے رب کے بینہ پر ہے وہ نبی علیہ السلام ہے پھر وہ ولی ہے جو اللہ سے حاصل کرتا ہے ہر اس بات کو جو اسکو مشکل نظر آتی ہے پس اس کو اللہ بزرگ وبرتر بتادیتا ہے وہ اللہ سے سنتا ہے پس وہ بھی اپنے رب کے بینہ پر ہے اور کہا ابو محمد نصر آبادی نے تفسیر کاشف المعانی میں تحت قول اللہ تعالیٰ کے اور جب لیا اللہ نے نبیوں سے عہد کہ جو کچھ میں تم کو دوں کتاب اور علم پھر آوے تمہارے پاس کوئی

رسول جو تصدیق کرتا ہو، اس چیز کی جو تمہارے پاس ہو تو ضرور اسکو مانوگے اور اسکی مدد کروگے الخ قول اسکا **مصدق لما معکم** سے مراد **من الاقوال و الافعال و الاحوال** بحکم الکتاب ہے یعنے وہ رسولؑ اپنے اقوال اور افعال اور احوال میں حکم کتاب کے موافق ہے اگر چہ کہ یہ آیت قرآن میں ہمارے نبی ﷺ کی تصدیق کے لئے نازل ہوئی ہے لیکن اس کا حکم آپؐ سے پہلے انبیاء سابقین پر جاری تھا چنانچہ ابو منصورؒ نے **مصدق لما معکم** کی تفسیر مصدق لجمیع الانبیاء والمرسلین کی ہے، وہ رسول تمام انبیاء و مرسلین کی تصدیق کریں کرنیوالا ہوتا ہے پس کوئی نبیؑ اور کوئی امتی نہیں مگر یہ کہ وہ اس آیت کے موجب اور مقتضاء پر مامور رہوا۔

پس جب ان کے پاس کوئی مرد صالح اقوال وافعال واحوال میں انبیاء گذشتہ وحالیہ کے موافق ہو کر آیا، اور پھر نبوت کا دعویٰ کرتا تو ان پر اس کا قبول کرنا واجب ہو جاتا تھا پھر اُمت سے جو شخص شک وشبہ کرنے والا ہوتا ہے تو معجزہ طلب کرتا یہ اور جو شخص معجزہ دیکھنے سے پہلے ایمان لاتا ہے تو اسکا ایمان قوی ترین ایمان ہوتا ہے مانند ایمان ابوبکرؓ کے اس لئے کہ اصل چیز امر نبوت کے قبول کرنے میں مدعی کے اخلاق ہیں ولیکن معجزہ کہ متعارض ہوتا ہے اسکا سحر یعنے معجزہ اور سحر دونوں خارق ہونے کی حیثیت سے مشابہت رکھتے ہیں لیکن واقع میں نہیں لہذا جو شخص اخلاق کو نہیں مانتا معجزے کو سحر سے منسوب کرتا ہے، پس نہیں ایمان لاتا ہمیشہ اور لیکن امت محمد یہ میں جب کوئی ولی موصوف ہو، اخلاق انبیاء علیہم السلام سے کمال ولایت میں پھر وہ (ولی اپنے دعوی خلافت ومہدیت پر) اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے خطاب لاوے (یہ کہے کہ مجھے اللہ کا یہ حکم ہو رہا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ فرمایا ہے اور اپنے حال کی اللہ کے حکم سے خبر دے اس حال میں کہ وہ ممکن ہو، اور اس حیثیت سے ہو کہ شریعت اسکو بُرا نہ سمجھے تو خلق پر واجب ہے کہ اس کو (اسکے دعوی کو) قبول کرے اور اسکی تکذیب جائز نہیں، کیونکہ اسکی زبان پر اس سے پہلے (دعوی سے پہلے) شرع کے خلاف کوئی بات ظاہر نہ ہوئی ہوگی اور اسکا سُکر حالت ہشیاری سے مخلوط اور ہشیاری اس پر غالب ہوگی سُکر محض نہ ہوگا (جذبۂ حق میں محض مست نہ ہوگا) پس اسکی تکذیب انبیاء میں سے کسی ایک کی تکذیب ہوگی کیونکہ اسکی تکذیب میں اسکی تکفیر ہوتی ہے اور مومن صالح کی تکفیر کفر ہے جو ایک واضح بات ہے اور اسکا اللہ کی طرف سے خبر دینا بذریعہ روح رسول اللہ ﷺ کے دلیل قطعی ہو جاتا ہے اور دلیل قطعی سے جب دلیل ظنی متعارض ہوتی ہے تو ساقط ہو جاتی ہے کیونکہ جو شخص اس مقام کو پہنچتا ہے تو اللہ پر جھوٹ کہہ کر بہتان نہیں باندھتا ہے پس اسکی ذات واجب التصدیق ہوگی کیونکہ انبیاء کی تصدیق کا وجوب نہیں لازم ہوا، مگر ان ہی محمودہ خصال کی وجہ سے جو انبیاء سلف کے خصال کے موافق ہیں، پس محمودہ خصلت وجوب تصدیق کی علت ہوگی اور وہ یعنے محمودہ خصلت اس ولی (مدعی مہدیت) میں موجود ہے پس تصدیق کے واجب ہونے کا حکم اسی پر دور کرے گا (مدعی مہدیت کی تصدیق واجب ہوگی) اور یہ امر جو مذکور ہوا، فقہ حنفیہ

کے اصول میں سے ہے یہاں تک ہے کلام امام ابومحمد نصر آبادیؒ کا اور کہا صاحب تاویلات نے اللہ تعالیٰ کے قول کی تفسیر کے تحت، نہ تھے وہ لوگ جو منکر ہوئے اہل کتاب اور مشرکین میں سے کہ باز آتے یہاں تک کہ آیا انکے پاس بینہ الخ مفسر کا قول ہے کہ پھر وہ لوگ آپس میں متفق رہتے تھے کہ ہم جس دین میں ہیں اُس سے علحدہ نہیں ہوں گے یہاں تک کہ وہ نبی ظہور کرے جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور جسکی اتباع پر توریت اور انجیل میں حکم کیا گیا ہے پس ہم حق پر ایک کلمہ پر رہکر اسکی اتباع کریں گے اب بینہ (ان بہتر فرقوں والے) متفرق اہل مذہب متعصبوں کا حال ہے اور انکا انتظار آخری زمانہ میں مہدیؑ کے نکلنے کے متعلق اور انکا وعدہ کرنا مہدیؑ کی اتباع پر اس حال میں کہ وہ ایک کلمہ پر متفق رہیں گے اور نہیں سمجھتا ہوں میں ان (بہتر فرقوں) کے حال کو مگر حال ان ہی فرقوں کا جو یہود و نصاریٰ و مشرکین سے مذکور ہوئے اور جبکہ مہدیؑ ظاہر ہو جائیگا تو اللہ ہم کو مخالفت کے شر سے بچائے پس حکایت کیا اللہ نے انکے قول کی اور بیان کیا کہ وہ لوگ نہیں متفرق ہوئے قومی طور پر متفرق ہونا اور نہیں سخت ہوا انکا اختلاف اور انکی آپس کی دشمنی مگر بعد اسکے کہ آ گیا انکے پاس بینہ (حجت واضحہ یعنے ولایت) مہدیؑ کے خروج کے سبب سے کیونکہ ہر فرقہ بلکہ ہر شخص وہم کیا ہوا ہے کہ مہدیؑ اسکی خواہش کے موافق ہوگا اور اسکی رائے کو درست ٹھیرائے گا، اسکا وہم کرنا اس وجہ سے ہے کہ وہ اپنے دین باطل کی وجہ سے دین حق سے پردہ میں ہے پس جب مہدیؑ اسکے خلاف میں ظاہر ہوگا اسکا کفر اور اسکا عناد بڑھ جائیگا اسکا کینہ اور حسد سخت ہو جائیگا (انتہی) اور نیز قول صاحب تاویلات کا تحت آیۃ الٓمٓ اس حال میں کہ وہ قسم ہے اور اس کا جواب محذوف ہے اور وہ اس وجہ سے کہ ہم قریب میں بیان کرینگے اس کتاب (قرآن) کو جس کا وعدہ انبیاء کی زبانوں پر کیا گیا ہے اور انکی کتابوں میں یہ ہے کہ قرآن مہدیؑ کے ساتھ ہوگا آخری زمانہ میں اور نہیں جانے گا قرآن کو جیسا کہ اسکو جاننے کا حق ہے مگر مہدیؑ جیسا کہ فرمایا عیسیٰؑ نے کہ ہم تمہارے پاس تنزیل (الفاظ) لاتے ہیں رہی تاویل (معنی) پس لائے گا اسکو فارقلیط (مہدیؑ) آخر زمانہ میں اور فرمایا امام بیہقی نے شعب الایمان میں کہ مہدیؑ کی علامتوں کے باب میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے پس ایک جماعت نے توقف کیا اپنی کثرت دیانت کی وجہ سے اور علامات کے علم کو حوالہ کیا اسکے عالم کے (خدائے تعالیٰ کے) اور اسبات کی معتقد ہوگئی کہ مہدیؑ ایک شخص ہے فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ کی اولاد سے اسکو پیدا کرے گا اللہ جب چاہے گا اور مبعوث کریگا اسکو اپنے دین کی نصرت کے لئے اور فرمایا امام سعدالدین تفتازانیؒ نے شرح مقاصد میں کہ علماء اہل سنت و جماعت کا مذہب یہ ہے کہ مہدیؑ امام عادل ہے فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کی اولاد سے [1] اس کو اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا مہدیؑ کو جب چاہے گا دین کی نصرت

---

[1] زماں خاں نے اپنی مولفہ کتاب ہدیہ مہدویہ میں شروع سے آخر تک حضرت سید محمد جونپوری امام مہدی موعود آخرالزماں خلیفۃ الرحمٰن خاتم ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو شیخ جونپوری لکھا ہے حالانکہ مقالیفین میں مشہور و معروف علماء و فضلاء نے حضرت مہدیؑ (باقی صفحہ آئندہ پر)

کے لئے اوراس کے مانند بہت سے اخبار اور اقوال امام علیہ السلام کے حال کے ساتھ موافق آئے ہیں البتہ ایک وجہ سے موافقت رکھتے ہیں بالفرض اگر کوئی چیز کسی وجہ سے موافق نہ آوے تو اسکی علّت بیان کی گئی ہے جیسا کہ علّت بیان کرتے ہیں مجتہدینؒ اُن احادیث وآیات کی جن کا حکم محکمات کے خلاف میں بیان کیا گیا ہے اور اعتقاد کرتے ہیں کہ وہ منسوخ ہے اور

(بسلسلہ صفحۂ گزشتہ)

کے سید ہونے کی شہادت دی ہے چنانچہ ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے کہ ''بعض علماء وقت خصوصاً شیخ الاسلام مولانا عبداللہ سلطان پوری کو حضرت شیخ داؤد سے سخت حسد وعناد تھا سبب اس کا یہ تھا کہ شیخ موصوف پر میر سید محمد جونپوری کی نسبت منکشف ہوا تھا کہ وہ (سید محمد جونپوریؑ) کبار اولیاء اللہ اور صاحبان مدارج ومقامات علیہ میں سے ہیں'' (ملاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۱۳ و تذکرۂ مہدویہ صفحہ (۱۰)۔

نیز لکھا ہے کہ ''مولانا جمال الدین نے ایک کتاب تحریر کیا وراس میں دلائل وشواہد قاطعہ سے ثابت کیا ہے کہ حضرت سید محمد جونپوری کی ولایت حق ہے'' (ملاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۱۳ و تذکرۂ مہدویہ صفحہ ۱۰)۔

نیز لکھا ہے کہ ''میرا خیال یہ ہے کہ سید محمد اپنے اس دعوی میں سچے تھے کہ مہدی ہیں'' (لاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۴۰ و تذکرۂ مہدویہ صفحہ ۲۶)۔

نیز لکھا ہے کہ ''اکثر اہل اللہ [1] اور علماء حق کی نسبت منقول ہے کہ سید محمد جونپوری اوران کی جماعت سے حسن ظن رکھتے تھے'' (ملاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۴۰ و تذکرۂ مہدویہ صفحہ ۲۴)۔

نیز لکھا ہے کہ ''حضرت شاہ ولی اللہ کا قول شاہ عبدالعزیز صاحب نے ایک مکتوب میں نقل کیا ہے کہ سید محمد عالم حق اور واصل باللہ تھے'' (ملاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۴۰ تذکرۂ مہدویہ صفحہ ۲۴)۔

نیز لکھا ہے کہ ''ملا عبدالقادر بدایونی ۹۱۱ھ کے واقعات میں لکھتے ہیں کہدریں سال میر سید محمد جونپوری قدس اللہ سرہٗ اعاظم اولیاء کبار کہ دعوی مہدیت از سر برزدہ بود ہنگام مراجعت از مکہ معظّمہ بجانب ہند در بلدہ مغرہ داعی حق رالبیک فرمود (ملاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۳۰ و تذکرۂ مہدویہ صفحہ ۱۹ و ۲۰)۔

نیز لکھا ہے کہ ''شاہ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں ہر کمالیکہ محمد رسول اللہ ﷺ داشت ورسید سید محمد رانیز بود فرق ہمیں است کہ آنجا باصالت بود وانیجا بہ تبعیت وتبعیتِ رسول بجای رسیدہ کہ ہمچو شدہ (ملاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۳۰ و تذکرۂ مہدویہ صفحہ ۲۰)۔

مذکورۂ بالا مشہور ومعروف علماء وفضلا وغیرہ مہدویہ نے نہ صرف حضرت مہدی علیہ السلام کے سید ہونے کی شہادت دی (باقی صفحہ آئندہ پر)

---

[1] فقرہ ہذا ''اکثر اہل اللہ اور علماء حق سید محمد جونپوری اوران کی جماعت سے حُسن ظن رکھتے تھے سے ظاہر ہے کہ علماء دُنیا حضرت سید محمد جونپوریؑ سے بیحد حسد وعناد رکھتے تھے چنانچہ ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے کہ ''علماء دنیا نے اس جماعت (مہدویہ) کے استیصال پر کمر باندھی اور سید محمد کی نسبت اعتقاد مہدیت وغیرہ کو بنیاد تکفیر قرار دیا۔ سید موصوف کے انتقال کے بعد انکی (سید محمد کی) جماعت اور زیادہ پھیلی پھولی اور بڑے بڑے اہل اللہ اس میں (جماعت مہدویہ میں) داخل ہوئے'' (ملاحظہ ہو تذکرۂ ابوالکلام آزاد صفحہ ۲۹۔

دوسری وجہ تعلیل اس حکم سے کہ جب دوحدیثیں متعارض ہوں تو ساقط ہوجائیں گی۔ پس نہیں باقی رہے گی اُن سے مگروہ جو کہا گیا تفسیر نیشاپوری میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی بحث میں ہم کہیں گے (مفسر کہتے ہیں کہ) جب دوروایتیں متعارض ہوجائیں تو ترجیح مثبت کے لئے ہے نافی کے لئے نہیں ہے اور کتاب میں (تفسیر نیساپوری میں) اللہ تعالیٰ کے قول **ماکذب الفواد مارایٰ** (جھوٹ نہیں دیکھا پیغمبر ﷺ کے دل نے جو کچھ دیکھا) کے تحت لکھا ہے پھر ابن عباسؓ نے ثابت کیا ہے اس چیز کو جس کی نفی اس کے غیر نے کی ہے اور مثبت مقدم ہے نافی پر، اور شرح حسامی میں کہا ہے کہ کرخیؒ نے فرمایا کہ مثبت اولیٰ ہے کیونکہ مثبت لامحالہ دلیل کا اعتماد رکھتا ہے برخلاف نافی کے، اس لئے کہ مثبت سچائی سے زیادہ قریب ہوتا ہے اور اسی وجہ سے شہادت کی قبولیت اثبات پر ہے نہ کہ نافی پر، انتہیٰ اور اسی طرح بعض لاتے ہیں کہ دلیل مثبت دلائل نافیہ کے حکم کو منتفی کردیتی

(بسلسلہ صفحہ گزشتہ)

ہے بلکہ آپؑ کے ’’کبار اولیاء اللہ اور صاحبان مدارج ومقامات علیہ میں سے ہونے، آپؑ کی ولایت کے حق ہونے، آپؑ کے دعوئے مہدی میں سچ ہونے، آپؑ سے اور آپؑ کی جماعت مہدویہ سے اکثر اہل اللہ اور علماء حق حُسن ظن رکھنے، آپؑ کے عالم حق اور واصل باللہ ہونے، آپؑ کے دعوئے مہدیت کرنے اور آپؑ کے ہمسر رسول ﷺ ہونے‘‘ کی شہادت دی ہے۔

اور مولوی خواجہ محمد عباد اللہ صاحب بی۔اے اختر امرتسری نے اپنی مولفہ کتاب مشاہیر الاسلام میں ’’سید محمد جونپوری‘‘ کی سرخی کے تحت لکھا ہے کہ:۔

’’ہمارے ہیرو کے حسب ونسب کی تحقیق اس لئے ضروری ہے کہ مہدی کی سیادت دعوی مہدیت کی ایک زبردست شہادت ہے، دنیائے اسلام میں آج تک یہ ایک مشہور ومعروف پیشگوئی ہے جو آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کی جاتی ہے کہ آپؐ نے فرمایا ’’**المھدی من عترتی من ولد فاطمة**‘‘ (ابوداوٗد) اور اسی طرح کی اور بھی بیشمار پیش گوئیاں ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہدی سید ہوگا اگرچہ اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ ان بیشمار پیشگوئیوں میں جنھیں غلطی سے احادیث نبویؐ سمجھا یا گیا ہے اور ایسی روایتیں بھی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہدی بنو عباس سے ظاہر ہوگا یا علوی ہوگا لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ مسلمان [1] ایسے مہدیؑ کے منتظر رہے ہیں، جو سید ہو چونکہ ہمارا مضمون صرف تواریخی واقعات کا تذکرہ ہے اس لئے ہم اس امر پر بحث نہیں کرتے کہ فی الحقیقت مہدی کس قوم اور کس حسب ونسب کا ہوگا صرف ایک عام خیال کا اظہار کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہی ہے کہ مہدی کا فاطمی ہونا ضروری ہے، ہمارا ہیرو سید تھا۔ متعصب مورخین {مثلاً زماخاں وغیرہ} نے اس کے دعوی مہدیت کو باطل ثابت کرنے کے لئے اُس کی سیادت سے انکار کیا ہے لیکن معتبر مورخین کی شہادت سے ان کی کافی تردید ہوتی ہے ابوالقاسم فرشتہ علامہ ابوالفضل مولف آئین اکبری اور سید غیاث الدین مولف سیر المتاخرین نے صاف صاف الفاظ میں اسے میر سید محمد جونپوری لکھا ہے۔ اول الذکر دومورخ یعنے فرشتہ ابوالفضل اگرچہ محمد کے ہمعصر نہیں تھے لیکن (باقی صفحہ آئندہ پر)

---

[1] خواجہ محمد عباد اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ مسلمان ایسے مہدی کے منتظر رہے ہیں جو سید ہو، یہ نہیں لکھا کہ مسلمان ایسے مہدی کے منتظر ہیں جو سید ہو۔ پس خواجہ صاحب کے قول سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے انتظار کے موافق سید محمد مہدی کا ظہور ہو چکا اب انتظار بیکار ہے۔

ہے اس حال میں کہ قرینہ اس کے ہونے پر ظاہر ہو، مثلاً اکثر خلائق نے قرار دیا ہو کہ عید فطر کا ہلال کل کی رات ہے اور ایک دو آدمی کا قرار آج کی رات پر ہو پس جس وقت کہ ایسا ہی واقع ہوا (ایک دو آدمی کے قرار کے موافق ہوا) تو دوسری خلائق کا گمان برطرف ہوگیا۔ اسی طرح اخبار ظنینہ سے ہر وہ چیز جو عمل میں آجاوے بغیر گمان کے ہوگی پس اس کے برخلاف گمان نہ رہے گا جیسا کہ کہا ساقط ہو جاتا ہے عمل حدیث پر جب کہ ظاہر [1] ہو جائے مخالفت قولاً یا عمل اور کہا حسامی میں اور شرح محکمہ میں یعنے حکم خبر واحد کا جب لایا جائے اس حال میں کہ وہ مخالف نہ ہو کتاب اور سنت مشہورہ کے (تو اس پر عمل واجب ہے) اور جب لایا جائے اس حال میں کہ وہ مخالف ہے کتاب کے (قرآن کے) تو نہیں واجب ہے عمل اس پر اور احتمال رکھتا ہے اس بات کا کہ وہ خبر رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے کیونکہ کتاب ثابت ہے بالیقین اور خبر مشتبہ ہے اور نیساپوری نے اپنی تفسیر کے دیباچہ میں کہا ہے کہ بیشک قرآن حجت ہے اپنے غیر پر اور اس کا غیر اس پر حجت نہیں اور محی الدین ابن عربیؒ نے فتوحات مکی میں کہا ہے کہ مہدیؑ اللہ کی حجت ہے اپنے اہل زمانہ پر اور وہ انبیاءؑ کا درجہ ہے، جس میں مسارکت واقع ہوتی ہے اور ابوشکور سالمی نے اپنی تمہید میں پُل صراط پر سے گذرنے کی کیفیت کے بیان میں کہا ہے کیونکہ انبیاء بندوں پر اللہ کی حجت ہیں اور اللہ کی حجت پر حجت نہیں لائی جاتی اور نہ وہ کسی حجت کی محتاج ہوتی ہے اور کتب ورسل مرتبہ میں دونو برابر ہیں، اور جابرؓ سے مروی ہے قول میں نبیؑ کے اللہ کی کتاب اور میری عترت، اور مسلم میں قول نبیؑ کا لوتم اللہ کی کتاب کو اور اسکو پکڑے رہو، اور میری اہل بیت کو اور معطوف ومعطوف علیہ حکم میں برابر ہیں، اور زید ابن ارقمؓ سے قول میں نبیؑ کے ان دونوں میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے اللہ کی کتاب پھیلی ہوئی رسی ہے آسمان سے زمین تک اور میری عترت میری اہل بیت اور یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے اور لفظ عترت اگرچیکہ مطلق ہے پس مطلق پلٹ تا ہے فرد کامل کی طرف اور اہل بیت نبیؐ میں مہدیؑ سے زیادہ کامل کوئی نہیں چنانچہ عقد الدرر میں روایت کی گئی ہے کہ (امام حسین ابن علیؓ کے پاس مہدیؑ کا ذکر کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ اگر

(بسلسلہ صفحہ گزشتہ)

محمد کے دیکھنے والوں کو دیکھا ہوا تھا چونکہ ان مورخین نے جو کچھ لکھا ہے نہایت تحقیق سے لکھا ہے اس لئے اس میں کچھ شک وشبہ نہیں کہ محمد صحیح النسب سید تھا'' (ملاحظہ ہو مشاہیر الاسلام)۔

پس متذکرۂ بالا مشہور ومعروف علماء وفضلا غیر مہدویہ کی شہادت سے ثابت ہے کہ زماں خاں نے اپنی ساری کتاب میں حضرت سید محمد جونپوری امام مہدی موعود آخر الزماں خلیفۃ الرحمان خاتم ولایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شیخ جونپوری لکھ کر آپؑ کے دعوی مہدیت کو جھٹلانے کی جسقدر کوشش کی ہے لغو ہے گر نہ بیند بروز شپرہ چشم، چشمہ آفتاب را چہ گناہ یعنے کسی نے کہا کہ میں نے فلاں چیز دیکھی یا سنی ہے تو اس پر شہادت طلب کی جاتی ہے اور جو انکار کر جائے دیکھنے یا سننے کا تو شہادت طلب نہیں کی جاتی۔

[1] یعنے عمل کے خلاف حدیث قولی یا فعلی ظاہر ہو جائے تو عمل ساقط ہو جائے گا۔

www.khalifatullahmehdi.info

میں اسکو (مہدیؑ کو) پاؤنگا تو میں ضرور اس کی خدمت کروں گا اسکے زمانہ حیات تک ۔ اور کہا ابن سیرینؒ نے مہدی علیہ السلام کے حق میں کہ وہ افضل ہے بعض انبیاء سے اور برابر ہوگا نبی ﷺ کے اور نبی برابر ہوتا ہے کتاب کے، چنانچہ یہ بات پوشیدہ نہیں ،اسی طرح بہت سی حدیثیں اور دلیلوں سے ثابت ہوا ہے کہ مہدیؑ اور قرآن ایک حکم رکھتے ہیں اور ہر وہ معنی جو بہت سی خبروں سے قرار پاوے قوی ہوتا ہے اگر وہ حدیثیں قرینوں سے گھری ہوئی ہیں تو فی الجملہ قوی ہوتا ہے جب یہ بات پایۂ تحقیق کو پہونچ گئی کہ قرآن [1] اور مہدیؑ برابر ہیں ۔ پس وہی اخبار اور وجوہات جو مہدیؑ کی ذات سے موافق ہوں صحیح اور ثابت ہیں مانند قول نبیؐ کے قریب میں میرے بعد تمہارے لئے حدیثیں زیادہ ہوجائیں گی پس پیش کرو تم ان کو اللہ کی کتاب پر اگر وہ موافق ہوں تو قبول کرو، ورنہ رد کرو ۔ یہ حدیث ذکر کی گئی ہے، شاشی [2] میں جو اصول فقہ کی کتاب ہے اور اسی طرح مہدیؑ پر پیش کرو کہ مہدی علیہ السلام مطابق ہے قرآن کے اور مواہب میں ہے اللہ تعالیٰ کے قول **ویکفرون بما ورائہ** اور کفر کرتے ہیں اہل کتاب اس چیز (یعنے قرآن سے جو توریت کے سوائے ہے) کے تحت کہتا ہے کہ کفر اُس چیز کے ساتھ جو کسی چیز کے موافق ہو کفر ہوتا ہے اس چیز کے ساتھ پس اسی طرح لازم آتا ہے تمام احکام اور احوال میں بنا بر ایں ثابت ہوگیا کہ وہ ذات (مہدیؑ) جو تابع تام قرآن و مصطفی ﷺ ہے بعد اس کے کہ اس کی سچائی بہت سی حدیثوں روایتوں تفسیروں اور علماء کی جماعتوں سے جس طرح کہ مذکور ہوئے ثابت ہوگئی ہے تو پس جاننا چاہیئے کہ جو چیز اُس ذات انبیاء صفات (مہدیؑ) کے موافق ہوگی وہ ناسخ [3] ہے ۔ رحم کرے اللہ اس پر جس نے انصاف کیا ۔

---

[1] چونکہ مہدی علیہ السلام نے لفظ مہدی کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے ظاہر فرمایا ہے لہذا مہدی علیہ السلام پر ایمان لانا مخلوق کے لئے فرض ہوا اس لئے کہ من اللہ ہے (ملاحظہ ہو محضرۂ شاہ دلاورؓ جس پر تمام صحابہؓ مہدیؑ اور تمام تابعینؒ کا اجماع ہو چکا ہے مطبوعہ صفحہ ۲۵) پس ''منکر مہدی علیہ السلام کو کافر سمجھنا ایمانیات میں داخل نہیں ہے'' کہنے والا بے ایمان ہے اور بے ایمان کو با ایمان کہنے والا بھی بے ایمان ہے ۔ اور اس سے بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عملِ صالح (ترکِ حیاتِ دُنیا کرے) اور کہے کہ میں مسلمین سے ہوں ۔ اور جو سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کو سچ مان لیا، وہی لوگ پرہیزگار ہیں ۔

علاّمۂ زماں حضرت قاضی منتجبؒ خلیفہ حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

اور بے شک جو ذات دعوی مہدیت کی صلاحیت رکھتی ہے ۔ اس سے زمین و آسمان کے رہنے والے راضی ہوجاتے ہیں لیکن شیاطین اور سرکشی کرنے والے حاسد حق کو جھٹلانے والے جو اولادِ رسولؐ سے عداوت رکھتے ہیں، مہدیؑ کی شان میں ایسی بات کہہ دیتے ہیں جو مہدیؑ کے حال کے موافق نہیں ۔ [2] ملاحظہ ہو اصول الشاشی مطبوعہ مطبع مجیدی ؟؟؟ صفحہ ۸۳ ۔

[3] ناسخ ہے یعنے اس کو کوئی منسوخ کرنے والا نہیں ہے

المرقوم ۲۰ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ

مترجم حضرت مولانا میاں سید دلاور عرف گورے میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ

سابق سرپرست دارالاشاعت جمعیۃ مہدویہ